اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

باونواں اجلاس (آٹھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 26/اپریل 2022ء بروز منگل بمطابق 24 رمضان المبارک 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	دعائے مغفرت۔	04
3	توجہ دلاؤ نوٹس۔	11
4	رخصت کی درخواستیں۔	13
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	14
6	گورنر کا حکم نامہ۔	35

جلد 52 شمارہ 08

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب محمد خالد قمبرانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26 / اپریل 2022ء بروز منگل بمطابق 24 رمضان المبارک 1443 ہجری، بوقت سہ پہر 04:00 بجے زیر صدارت جناب سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ط لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعۡفُ عَنَّا وقفة وَاغۡفِرۡ لَنَا وقفة وَارۡحَمۡنَا وقفة اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

﴿ پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۶ ﴾

ترجمہ: اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدر اُس کی گنجائش ہے۔ اُسی کو ملتا ہے جو اُس نے کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو اُس نے کیا۔ اے رَب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چُوکیں۔ اے رَب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر۔ اے رَب ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں۔ اور دَرگزر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ تُو ہی ہمارا رَب ہے مدد کر ہماری کافروں پر۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

میر اسداللہ بلوچ (وزیر محکمہ زراعت): جناب اسپیکر صاحب!

جناب قائم مقام اسپیکر: ایک منٹ! میر صاحب فاتحہ خوانی کے لئے۔ جی کس کے لئے فاتحہ خوانی؟

جناب قادر علی نائل: بلوچستان کا ایک سینئر صحافی جوان مرگ اور غریبوں کا ہمدرد بھی تھا۔ بلوچستان میں صحافتی خدمات ان کے لئے لائق تحسین بھی ہے سب سے پہلے میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں ہاشم بلوچ صاحب کو ان کا انتقال ہو گیا ہے تو House سے گزارش کی جاتی ہے کہ ان کے لئے ایک فاتحہ خوانی کی جائے بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مولوی صاحب ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: جی اسد بلوچ صاحب۔

جناب اسد بلوچ (وزیر محکمہ زراعت): جناب اسپیکر صاحب! ایک دُکھ بھری ایک فسوس ناک واقعہ جو وقتاً فوقتاً ہم یہاں اسمبلی میں ہمارے دوست ہمارے ساتھی ہر وقت یہ رونا روتے ہیں۔ ریاست کی کچھ ذمہ داریاں ہیں اس آئین کے تحت ریاست کو چلایا جاتا ہے، ان لوگوں کے جو بنیادی حقوق ہیں انکی ہر وقت پاسداری کی جاتی ہے۔ پنجگور سے داد جان شہید 22 سال کا ایک نوجوان اور میرا ہمسایہ بھی ہے یہ اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ موٹر سائیکل سوار آ کر اس کو برسٹ مارا۔ اس سے پہلے اس کے بھائی کو بھی شہید کیا گیا تھا یہ ایسے واقعات ہیں جو کبھی کبھی امن کے طلب گار ہر وقت یہی کہتے ہیں کہ یہاں امن نہیں ہو رہا ہے۔ ایک نوجوان جس کا باپ مزدور ہے۔ مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے اور وہ، دو، چار جماعت پڑھتے ہیں۔ داد جان اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا اس رمضان میں اس کو برسٹ مار کے اس کے سینے میں گولیاں پیوست کر کے اس کو شہید کیا۔ میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں ان مقتدر قوتوں سے کہ یہ حالات یہ واقعات موٹر سائیکل سوار جہاں کہیں ان کا دل چاہے وہ لوگوں کو مار دیں؟ کچھ ذمہ داریاں جو ہماری حکومتوں اور ریاست کی ہیں وہ کب تک ہم ایسے دیکھتے رہیں گے پنجگور بارڈر ایریا ہے پنجگور کے حالات اس وقت صحیح ہوں گے کہ پنجگور میں پُر امن طریقے سے لوگوں کو چھوڑیں کہ وہ اپنی زندگی کی شروعات کریں اپنی زندگی بہتر طریقے سے بسر کریں آئے دن کسی کی لاش اور اسکی انکوائری بھی نہیں ہو رہی ہے کہ اس کا کیا قصور ہے۔ کل پورے پنجگور کے جتنی بھی پولیٹیکل پارٹیاں ہیں ساری اکٹھی ہوئیں، کہ داد جان کے قاتلوں کو گرفتار کریں۔ تو ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دے دیں کہ ایسے نوجوان جس کی جان قیمتی ہے اس کی ماں اس کا باپ اس کے بھائیوں اس کی بہنوں پر اس وقت کیا گزر رہی ہے اسکی تصویر میں آپ کو دکھا دوں آپ حیران ہوں گے۔ کہ ایسے نوجوان کو بس 5 روپے کی

گولی استعمال کر کے اس کو اس دنیا سے ختم کیا جائے۔اس طریقے سے امن پیدا نہیں ہوگا۔غلط چیزوں کو لے کر آپ کسی ماحول کو سجا نہیں سکتے ہیں۔بہتر یہی ہے کہ جس نے کوئی غلطی کی ہے اس کے خلاف FIR چاک کر کے اسکو تھانے لے جائیں گواہ لے آئیں جیل میں ڈالیں۔لیکن کب آپ کو لائسنس دیا گیا کہ بندوق اٹھا کے لوگوں کو ماریں۔ہم ایسے عمل ایسے ماڈل اور ایسے طریقہ کار کو مسترد کرتے ہیں اور یہ مقتدر قوتیں ہوش کے ناخن لیں اور اس طریقے سے بلوچستان کو وہ دَبا نہیں سکتیں۔ ہر بندے کو اگر ناجائز طریقے سے مارا گیا تو اسکے پیچھے سینکڑوں لوگ نکلیں گے۔بجائے کہ یہ پیسہ آپ اس طریقے سے استعمال کریں لوگوں کی تعلیم پر استعمال کریں۔لہٰذا اس عمل کو انتہائی دُکھ کے ساتھ میں مسترد کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ داد جان شہید کے قاتلوں کو جلد سے جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! اِس وقت پورے ملک میں بجلی کا بحران ہے اِس میں کوئی شک نہیں۔لیکن بلوچستان میں ہمیشہ بجلی کا بحران ہے۔اگر ملک بھر میں 14 گھنٹے بجلی بھی ہو لیکن بلوچستان میں ہمارے جو ڈسٹرکٹس ہیڈ کوارٹرز ہیں اُنکو 8 گھنٹے بجلی ملتی ہے۔اور ہمارے جو interior علاقے ہیں اُنکو 5 گھنٹے سے زیادہ بجلی نہیں ملتی۔ جتنا load اُتنی بجلی اُس کے formula کے تحت کم از کم 1600 میگاواٹ بجلی اِس وقت بلوچستان کی ضرورت ہے جناب اسپیکر صاحب! لیکن جو حالیہ بحران شروع ہوا ہے اس وقت ملک کے اندر 800 میگاواٹ کی کمی ہے۔اور بلوچستان میں جو بجلی اِس وقت ہمیں مل رہی ہے تو 500 سے 600 میگاواٹ بجلی ہمیں مل رہی ہے یعنی 1100 میگاواٹ بجلی کی کمی یعنی جتنی ہم billing کرتے ہیں اُس حساب سے بھی جو جہاں جن علاقوں میں 6 گھنٹے بجلی مل رہی تھی اِس وقت ہمارا season ہے ہم نے پنیری لگائی ہے باغات کو پانی دینا ہے۔گندم ہے جناب اسپیکر صاحب! اِس حوالے سے ہماری بجلی دو سے چار گھنٹے بڑھا دینی چاہیے تھی لیکن یہ اب کم ہو کر 3 گھنٹے ہوگئی ہے جو جتنے بھی سب کچھ جو اِس وقت بلوچستان کے زمینداروں نے لگائے ہیں وہ ختم ہو جائینگے جناب اسپیکر صاحب! 800 میگاواٹ میں اگر بلوچستان میں بھی کچھ نہ کچھ کمی کی جائے تو 200 سے 300 میگاواٹ یہاں کمی کی جائے اور یہاں 1100 میگاواٹ کی کمی ایک دم کر دی گئی ہے۔شہروں میں بھی بجلی کی پوزیشن ابھی اِس اسمبلی میں ہم بیٹھے ہوئے تین دفعہ تو یہاں بجلی چلی گئی جو posh علاقہ ہے جو بلوچستان کا سمجھیں وزیر اعلیٰ ہاؤس، گورنر ہاؤس یا بلوچستان اسمبلی۔اِن علاقوں میں ہر پانچ دس منٹ کے بعد بجلی چلی جاتی ہے تو آپ پھر کیا توقع کریں کہ بلوچستان میں نوکنڈی میں، تفتان میں یا پشین کے کسی کونے میں یا ژوب میں

لورالائی میں کتنی بجلی لوگوں کو مل رہی ہو گی تو جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دے دیں ایک تو ہمیں بجلی ملتی نہیں ہے اِس وقت اگر بحران بھی ہے تو اُسی حساب سے ہماری بجلی کی 200 سے 300 میگا واٹ کی کمی کی جائے۔ وہاں اگر بجلی استعمال کی جاتی ہے تو اُس وقت گرمی ہے زیادہ سے زیادہ AC چلاتے ہیں پنکھا چلاتے ہیں بجلی تو ہماری زندگی ہے جناب اسپیکر صاحب! اِس پر تقریباً 30 ہزار سے زیادہ ٹیوب ویلز چلتے ہیں اگر اِن ٹیوب ویلوں کو ایک دن کیلئے بھی بند کیا جائے بلوچستان کے عوام پیاسے مرجائیں گے جناب اسپیکر صاحب! اور دو گھنٹے اگر ہم 1000 ,800 فٹ سے پانی نکالیں گے وہ تقریباً ایک کلومیٹر یا تالابوں تک جاتے جاتے راستے میں خشک ہو جائیگا۔ خُدا کیلئے جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دے دیں کل یہاں۔ آج ہم نے کوشش کی وہاں اِسلام آباد میں بھی بات ہو یہاں ہم نے چیف کیسکو سے بھی بات کی لیکن وہ کہتا ہے کہ ہمیں وہاں سے اِتنی بجلی مل رہی ہے ہمیں 1600 میگا واٹ کی بجائے 500 ,600 میگا واٹ دی جا رہی ہے یہ ایک اِنتہائی اہم مسئلہ ہے اگر یہ دو دن مزید جاری رہی تو ہماری فصلات اور باغات ختم ہو جائیں گے۔ اور گزشتہ دنوں آپ نے بارڈر پر جو واقعات دیکھے جو چند لوگ تیل کا کاروبار کرتے ہیں اُنکو جس طرح گولیوں سے نشانہ بنایا گیا پورے بلوچستان روڈوں پر ہوں گے جناب اسپیکر صاحب! سب کی رزق روزی سب کا نان شبینہ یہی بجلی ہے تو اِس کے لئے آپ تھوڑی سنجیدگی سے رولنگ دے دیں کل چیف کیسکو کو بلائیں اِسلام آباد کو letter لکھیں۔ اگر ہماری بجلی کم بھی کی جاتی ہے تو کم از کم 200 میگا واٹ سے زیادہ ہماری بجلی کم نہیں ہونی چاہیے۔ بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر! ملک صاحب نے جو بات کی میں اُس کو آگے مزید بڑھاتا جاوں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارا یہی 3 سے 4 مہینے کا season ہے اور ہماری جو آمدن ہے۔ ہمارے جو لوگوں کی آمدن ہے یہی کاشت کاری ہے یہی گندم ہے یہی ہمارے جو انگور ہے باغات ہیں۔ یہی ہماری فصلیں ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہر سال ہم یہی رونا روتے ہیں جب گرمیاں آتی ہیں تو بجلی کا بحران پیدا ہو جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! مَیں بذات خود بحیثیت ایک نمائندہ CEO QESCO اور OD QESCO سے ملا ہوں اِس بات پر وہ agree ہو گئے ہیں کہ آپ جو ٹیوب ویل والے حضرات ہیں 6 ہزار کے بجائے 9 ہزار ہمیں بل دیں اور 9 ہزار کی مد میں ہم آپ کو 8 گھنٹے بجلی دیں گے۔ ہم نے زمیندار حضرات نے یہ شرط بھی مان لی کہ ٹھیک ہے کہ 6 ہزار کے بجائے ہم آپ کو 9 ہزار 10 ہزار دیں گے آپ ہمیں 8 گھنٹے بجلی دیں۔ جناب اسپیکر! اب اُس میں وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کر رہے ہیں۔ اب ایسے علاقے ہیں ایسے فیڈر ہیں جناب اسپیکر صاحب! جہاں

دو، دو دن تک بجلی نہیں ہے جہاں جس علاقے میں دو دن تک بجلی نہ ہو تو آپ مجھے بتائیں اُس کی فصلوں کے کیا حالات ہوں گے۔ اُس کے باغات کے کیا حالات ہوں گے۔ گندم کے کیا حالات ہوں گے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! پچھلے session میں ہم نے اِس بات کو اُٹھایا تھا یہاں اور ہم نے اپیل کی تھی چیئر سے خدارا آپ CEO اور OD کو یہاں بلائیں بالخصوص اگر بلا سکتے ہیں تو اُنکے سیکرٹری کو بھی بلائیں، اِن کے سیکرٹری انرجی کو بُلائیں اُنکو letter لکھیں، کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں جناب اسپیکر! پہلے شہروں میں کارپوریشن کا ایریا ہے بالخصوص پشین کا، 18 سے 22 گھنٹے بجلی ہوا کرتی تھی اب وہ 12 گھنٹے پر آ گئی ہے۔ اور اُسی شہری علاقے میں ایک علاقہ ہے ترا تا جہاں 24 گھنٹے میں 4 گھنٹے بجلی مل رہی ہے۔ شہری علاقے میں اگر آپ 24 گھنٹے میں 4 گھنٹے بجلی دیں گے تو پھر لوگ کہا جائیں؟ اور جناب اسپیکر صاحب! اُنکا یہ مطالبہ کہ فیڈر overload ہے اُس فیڈر پر کام کیا گیا ہے estimate بنایا گیا ہے لیکن اُس میں یہ ابھی بھی عمل نہیں کریں کہ اُس پر کام شروع کیا جائے اور لوگوں کی مشکلات حل کئے جائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! واپڈا والے بند کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں 24 گھنٹے AC کے مزے لے رہے ہیں۔ آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ جیسے ملک نصیر شاہوانی نے کہا۔ انکو کل اپنے چیمبر میں بلائیں اگر ہوسکتا ہے اُنکے سیکرٹری کو اسلام آباد سے بلائیں اِنکے OD کو بلائیں، ابھی میں 2 بجے گیا اُنکے office میں مَیں نے پوچھا کہ جی OD صاحب کہا ہیں؟ CEO صاحب کہا ہیں؟ کہتا ہے CEO صاحب اسلام آباد گئے ہیں اب مہینے میں وہ 20 دن اسلام آباد میں رہتے ہیں اور دس دن یہاں بلوچستان کی خدمت کرتے ہیں اُن دس دن میں بھی آپ نمائندہ اُن سے ملنے جائیں time ہی نہیں ملتا اِتنا filing work ہوتا ہے، اُنکو field کا پتہ ہی نہیں ہے اُنکو لوگوں کا پتہ نہیں اور وہ جو بالخصوص پشین کا اُنکا staff بیٹھا ہوا ہے نالائق ترین staff بیٹھا ہوا ہے، اُنکو کوئی بھی نہیں پتہ یہ کونسا فیڈر کہا ہے کس فیڈر کو کتنی بجلی دینی ہے recovery کیسے کتنی ہے ابھی کارپوریشن کا ایریا ہے اُدھر آپ یقین جانیں کہ 24 گھنٹے میں 4 گھنٹے بجلی ہے

جناب اسپیکر صاحب! اِس رمضان میں روزے میں ہوں مَیں اِس روزے میں 20 دفعہ اِنکے دفتر کے چکر لگا چکا ہوں۔ 20 دفعہ میں جا چکا ہوں گزارش کی جاتی ہے جناب اسپیکر صاحب آپ اپنے چیئر کا تھوڑا سا اِنکو سخت الفاظ میں، کل ایک دو بجے اِنکو بلائیں تاکہ تمام زمینداروں کا مسئلہ حل ہوجائے یہ پریشانی ختم ہوجائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اصغر ترین صاحب۔ جی آغا صاحب۔

سیّد عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! بہت نوازش floor دینے کا۔ جیسا کہ ہم سب کو علم

ہے کہ عید قریب آ رہی ہے۔تو جناب اسپیکر! رمضان المبارک کی وجہ سے رات کے وقت بازاروں میں آج کل عام طور پر ایک جمِ غفیر موجود رہتا ہےلوگ شاپنگ کے لئے رمضان المبارک کی وجہ سے رات کو باہر نکلتے ہیں۔تو اِن حالات میں چونکہ صوبے میں alreadyامن وامان کا مسئلہ موجود ہےتو اِتنے جمِ غفیر میں جب کہ ہمارے بازار رات ایک دو بجے تک کھلے رہتے ہیں۔اِس لئے امن وامان کے حوالے سے اِس نقطہ نگاہ سے تمام شہروں میں سیکورٹی کی صورتحال کو بہتر بنایا جائے۔Law and enforcing agencies کوalert کر کے اُنہیں باقاعدہ ہدایات دی جائیں کہ لوگوں کی جان و مال کی بھرپور حفاظت کی جائے اور اِس کے علاوہ رمضان المبارک کے مہینے میں عموماً لیکن جب آخری عشرہ شروع ہوتا ہے۔تو خصوصی طور پر بازاروں میں رش بڑھتا ہےتو اِس رش سے نمٹنے کیلئے بڑے بازاروں میں جو ٹریفک کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے باقاعدہ بڑے شہروں میں ٹریفک پلان تیار کئے جائیں تاکہ لوگوں کو آمدورفت میں دقت اور مشکلات کا سامنا نہ ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے آغا صاحب اِنشاءاللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی Question hour ۔ میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 558 دریافت فرمائیں۔ دونوں محکموں کے وزراء صاحبان ایوان میں موجود نہیں غیر حاضر ہیں آج۔ ایک ماہی گیری کا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات): سی ایم صاحب نے مجھے allow کیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ اپنے محکمہ سے متعلق جواب دیا کریں۔اور محکموں سے متعلق۔۔۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: سی ایم صاحب نے میری duty لگائی ہے فائل بھیجی ہے یہ کیوں کہ ماہی گیری اُن کے پاس ہےتو میں جواب دوں گا اُس کا۔

حاجی اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! اس پر آپ رولنگ دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایک بار question hour کی طرف آتے ہیں پھر اُس پر میں رولنگ دیتا ہوں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! اس وقت پورے بلوچستان میں بجلی کا مسئلہ ہے۔تو اس سے بڑا مسئلہ اور کیا ہوگا۔چار دفعہ تو ابھی بجلی ہم اس ہال میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ بجلی چلی گئی۔ جناب اسپیکر صاحب!

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے اس وقت لوڈ شیڈنگ جو ہے۔۔۔

محمد مبین خان خلجی (وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب اسپیکر! اُنہوں نے بات کی۔ میں بھی بات کروں گا بجلی کے حوالے سے میں اُس وقت راستے میں تھا میں نے آپ کو اشارہ بھی کیا میں اُس side پر اپنے

اپوزیشن لیڈر سے کچھ discuss کر کے اِدھر آرہا تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں چیئر سے آپ اشارہ کر سکتے ہیں مگر کسی اور کی چیئر سے آپ اشارہ نہیں کر سکتے۔

جناب محمد مبین خان خلجی: sorry جناب اسپیکر! جناب اسپیکر صاحب! یہ بہت اہم موضوع ہمارے معزز اراکین نے اُٹھایا کہ بجلی کے حوالے سے۔اور ظاہر ہے یہ بلوچستان کا ایک بہت اہم مسئلہ بھی ہے۔زمیندار ہوں یا عام پبلک ہوں یا شہر میں رہنے والے لوگ ہوں یا گاؤں میں رہنے والے،سب کا مسئلہ ہے۔اور ہمیشہ اِنکو یہ گلہ ہوتا تھا تین ساڑھے تین سال میں کہ جی فیڈرل ہماری بات نہیں سن رہا۔خدارا آج اس بلوچستان کے لوگوں کو یہ کتنا اور گمراہ کریں گے۔مجھے اصغر علی ترین صاحب نے اِدھر بیٹھ کر باتیں کیں کہ جی گورنمنٹ نہیں ہے۔ابھی تو آپ کی گورنمنٹ ہے شہباز شریف اِدھر آیا تھا آپ کو اُس سے بات کرنی تھی کہ بلوچستان کے یہ مسائل ہیں اب اس مسئلے کو حل کیا جائے۔جو حقیقی نمائندگی ابھی ہمیں ملی ہے ہم لوگ کریں گے۔جو یہ تین ساڑھے تین سال سے رونا دھونا ہے ابھی بھی اگر یہ گورنمنٹ بھی فیڈرل میں بیٹھ کر اگر اس طرح کی آپ باتیں کریں گے۔خدا کی قسم روزے کی حالت میں میں کیا کہوں کہ لوگوں کو اتنا دھوکہ نہیں دینا چاہیے سچ بولنا چاہیے کہ آپ نے شہباز شریف صاحب کو اِدھر اس لیے بٹھایا ہوا تھا کہ دوسروں کے پروجیکٹ کو افتتاح کریں۔آپ نے اس لیے بٹھانا تھا کہ آپ کے حقیقی کام کروائیں،آپ گیس کا مسئلہ حل کروائیں۔آپ بجلی کا مسئلہ حل کرائیں اور اگر آپ بھی ابھی رو رہے ہیں اور عوام کو گمراہ کر رہے ہیں تو یہ نہیں چلے گا۔میرا یہ خیال ہے کہ عوام کا مسائل حل کرنے کے لیے آپ شہباز شریف سے رابطہ کریں اور اس مسئلہ کو جلد سے جلد حل کرائیں،آپ کی اپنی گورنمنٹ ہے۔

جناب مکھی شام لعل: آپ کے عمران خان نے۔یہ 4 سال کی تباہی دو ہفتے میں کیسے ٹھیک ہوگی۔

(اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

جناب قائم مقام اسپیکر: order in the House

جناب مکھی شام لعل: دو دن میں اس کو حل نہیں کر سکتا آپ بیٹھ جائیں۔ضرور time چاہیے چار سال برباد کیا ہے آپ لوگوں نے۔بجلی کا یہ بحران آپ لوگوں کا پیدا کردہ ہے آپ لوگوں کی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے۔

وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: سچ کڑوا ہوتا ہے۔اگر یہ بات کرتے ہو تو پھر منہ میرا مت کھولنا اِدھر ذاتی مفاد کی باتیں ہو رہی تھیں Prime minister کو بلا کر۔آپ یہ باتیں نہ کریں آپ اپنے ذاتی مفاد کی باتیں کر رہے تھے عوام کی نمائندگی نہیں کر رہے تھے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مبین خان تشریف رکھیں۔Order in the House میرے خیال سے

question hour کو مؤخر کر دیتے ہیں آپ کیا اس پر۔۔۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر! اُنہوں نے بات کی تو پھر اُس کے جواب میں ہم دو چار باتیں کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: question hour کے بعد ہم اس پر بات کرتے ہیں ملک صاحب۔نہیں اُس کے میرے خیال سے جواب موصول ہو گئے ہیں صرف دو questions کے نہیں آئے ہیں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: اِن کو kill کر دیں۔ میں جواب کے لیے تیار ہوں۔ نصر اللہ صاحب اور ثناء صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جن کے جوابات آئے ہوئے ہیں اُن کو dispose off کیا جاتا ہے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: ہاں dispose off کر دیں ٹھیک ہے۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! مبین بھائی نے بات کی۔تو اُس پر ہم اپنا مؤقف پیش کریں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں لانگو صاحب! میرے خیال سے پھر جواب در جواب میں وقت لگے گا۔

میر اختر حسین لانگو: اُس پر ہم اپنا مؤقف دینا چاہیں گے۔اُس پر ہم اپنی پارٹی کا مؤقف دینا چاہیں گے کیوں کہ اُنہوں نے نام لیا اور الزامات لگائے۔

وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: پھر میں بھی جناب اسپیکر صاحب بولوں گا۔

میر اختر حسین لانگو: آپ نے کر لیا اب سن لیں ناں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال کریں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں پھر۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ انسانی ضروریات کے پیش نظر صنعتی ترقی اور اس کرہ عرض پر انسانی صحت پر منفی اثرات کی بابت ماہرین۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جو جوابات آئے ہیں ان کو مؤخر dispose off کر دیا گیا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں اُس میں تو پھر ہم نے supplementary کرنے تھے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: تو کریں بسم اللہ میں تیار ہوں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں ابھی آپ نے فیصلہ کیا کہ آج سوالات مؤخر ہوں گے۔آپ نے رولنگ دے کر پھر آپ نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میں نے کہا کہ جن کے جوابات آئے ہیں اُن کو dispose off کر دیا گیا۔

وزیرمحکمہ مواصلات وتعمیرات: dispose off کر دیا گیا۔بس صحیح ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: I am present Mr Speaker اُن questions پر میرے supplementary سوال ہوں گے جب وہ آئیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: محرک کہہ رہا ہے کہ مجھے وزیر سے supplementary کرنے ہیں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: جی جی جن کے جواب آئے ہیں وہ dispose off۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زیرے صاحب توجہ دلاؤ نوٹس پر آجائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک مسئلہ کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ انسانی ضروریات کے پیش نظر صنعتی ترقی اور اس کرہ ارض پر انسانی صحت پر منفی اثرات کی بابت ماہرین ارضیات اور ماحولیات کے مطابق انسانی مسکن گاہ کا ماحول دن بدن ابتری کی جانب گامزن ہے۔اور حکومت کی جانب سے اس بات پر مسلسل غفلت اور نظر اندازی انسانیت کے لیے تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔لہٰذا حکومت نے ماحولیات کی درستگی اور انسانی مسکن گاہوں کو تباہی سے بچانے کی غرض سے اب تک کیا اقدامات کیے ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! اس پر آپ کو تفصیلی جواب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ابھی میری ٹیبل پر یہ پہنچا ہے دو منٹ پہلے۔لہٰذا جناب اسپیکر! اس پر میں کچھ بولوں گا۔یہ یقیناً ہماری زندگی کا انحصار آج جو دُنیا میں ماحولیات سے جو منفی اثرات پڑ رہے ہیں دُنیا کے بہت سے ایک کروڑ سے زائد لوگ۔اس منفی ماحولیات کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں ۔جناب اسپیکر! دنیا میں گرمی بڑھ رہی ہے گلیشیئر پگھل رہے ہیں بارشیں نہیں ہوتی ہیں اور جب بارشیں ہوتی ہیں وہ سیلابی شکل اختیار کرلیتی ہیں جس سے بہت بڑے علاقوں میں تباہی آجاتی ہے۔جناب اسپیکر! اس میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ global warming کے لیے ہماری حکومتیں چاہے وفاقی ہو چاہے صوبے کی ہو وہ اس سلسلے میں اقدامات کرتی۔اب دنیا میں یہ ہوا ہے کہ جو علاقہ جو ملک فضاء کو زیادہ oxygen دیتا ہے اُن کے لیے زیادہ فنڈ دیئے جاتے ہیں۔لیکن ہم نے وہ اقدامات نہیں کیے ہیں۔اُس دن وزیراعظم صاحب تشریف لائے۔میں نے اُن سے ایک بات کی ہے کہ ہمارے اس علاقے کو جو سب سے بڑا challenge درپیش ہے وہ پانی کا مسئلہ ہے۔آج کوئٹہ کے لوگ 12 سو فٹ نیچے سے پانی نکال رہے ہیں آج ہمارے لورالائی سے لیکر خضدار تک پانی کی شدید قلت ہے بارشیں نہیں ہورہی ہیں اور بارشیں اس لیے نہیں ہورہی ہیں۔کہ ہم نے جنگلات کاٹ لیے ہیں

۔اور آگے جنگلات اگانے کے لیے جو قدرتی جڑی بوٹیاں تھیں وہ ہم نے ختم کردیں۔اس وجہ سے بارشیں نہیں ہورہی ہیں۔اور جس کی وجہ سے ہم پانی کی قلت محسوس کررہے ہیں۔میں نے وزیراعظم صاحب کو تجویز دیدی کہ آپ ہنگامی طور پر ایک forest پر توجہ دیدیں۔جو ہماری لوکل یہاں اقسام ہیں جس میں شنے،صنوبر،،زیتون،، ،پلوسا۔باقی جو ہمارے ماخی جو ہمارے لوکل species ہیں۔اُن پر آپ توجہ دیدیں اسطرح ہم یہ کرسکتے ہیں کہ ہم ڈیمز بنائیں۔اور جنگلات لگائیں۔تاکہ global warming جو ہمارے ماحولیات کا ہمارے اس علاقے پر ہے اُس کے لیے ہم تیاری کرسکیں۔حکومت نے مجھے جواب تو دیا ہے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے اور اس میں اُنہوں نے کہا ہے کہ ہم یہ یہ اقدامات کررہے ہیں۔لیکن میری حکومت سے گزارش ہوگی کہ وہ اس سلسلے میں جو اُنہوں نے مجھے کہا گیا ہے کہ ہم نے یہ یہ اقدامات اٹھائیں ہیں۔لیکن اس کے علاوہ ہمیں یقین ہے کہ حکومت جو ہم ایک خطرناک صورتحال سے دو،چار ہیں ہمارے لوگ migration کررہے ہیں urbanisation بڑھ رہی ہے گاؤں کے گاؤں وہ کوئٹہ اور باقی شہروں میں منتقل ہورہے ہیں۔اس لیے کہ وہاں سب کچھ ختم ہوگیا ہے زراعت ختم ہوگئی ہے اس لیے کہ بارشیں نہیں ہورہی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب اس پر میڈم بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: تو میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس حکومت کو کہ وہ اس سلسلے میں توجہ دیدیں اور اس لیے آپ جنگلات لگادیں۔لوکل جو ہماری جڑی بوٹیاں ہیں اُن پر آپ توجہ دیدیں اور وفاقی حکومت آنے والی PSDP میں ہمارے جنگلات کے لیے اور ساتھ ہی ہمارے ڈیمز کے لیے وہ خطیر رقم رکھے وفاقی بجٹ میں تاکہ ہمارا صوبہ جو تباہی کے دہانے پہنچ چکا ہے اس challenge سے ہم نبرد آزما ہوسکیں۔thank you جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب! محکمہ کی طرف سے ایک تفصیلی رپورٹ آپ کو table ہوچکی ہے۔جی

محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ وومن ڈیولپمنٹ انوائرنمنٹ اینڈ کلائمیٹ چینج): نہیں نہیں آپ نے اصل میں انوائرنمنٹ کے علاوہ بھی دو تین ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے بات کی درخت لگانا انوائرنمنٹ کا کام نہیں ہے پانی کا جو level نیچے ہے اُسے اوپر لانا وہ بھی انوائرنمنٹ کا کام نہیں ہے۔یہ ہے کہ واقعی میں وہ جو انوائرنمنٹ اور یہ سارا مسئلہ ہے یہ پوری دنیا میں ہے بلوچستان واقعی industrial hub ہے ۔اور اس میں ہم نے جو اقدامات کیئے ہیں وہ ساری تفصیلات آپ کو دے چکے ہیں۔اور اگر اس میں کوئی اور جو

آپ کے خیال میں ہے جس میں کچھ پر بات کرنا چاہوں گی اس میں ۔ہم نے environment protection council under chairmanship of the chief ministerہم نے بنایا ہے balochistan sustainable development fundہمارے پاس ہے ہم جو pollution ہے اور جو انوائرنمنٹ کیسے protect کرتے ہیں ان ساری چیزوں میں اس پر کام کر رہے ہیں ۔اور ہمارے کوئٹہ کے جو سارے crush plants ہیں وہ ہائی کورٹ کے حکم سے وہ تقریباً بند ہو چکے ہیں اُن کے لائسنس withdrawal کر لئے گئے ہیں ۔اور ہمارے پاس دشت میں جو اینٹوں کے بھٹے وغیرہ ہیں اُن کو ہم zigzag technology پر منتقل کر رہے ہیں اس کو electricity اور جو ہے solarization کی طرف ہم لے جا رہے ہیں ۔دوسرا جو ہے ہمارے بڑے بڑے جو industries ہیں جیسے DG cement اور یہ ساری چیزیں وہاں پر ہیں بڑے بڑے اور دوسرے اُن کو bound کیا گیا ہے ۔کہ وہ اپنے آس پاس جو اُن کا area ہے اُس میں plantation trees اور ان چیزوں کو زیادہ لگائیں ۔تاکہ وہ جو pollution کا جو ہے بڑا problem اُس کو یقیناً یہ بڑا مسئلہ ہے اور time taking ہے لیکن اس دفعہ جو ہے ہماری PSDP کا جو آرہی ہے environment department کی طرف سے بہت سارے جو ہے وہ اسکیمات ہم شروع کرنے جا رہے ہیں ۔تاکہ یہ جو مسئلہ ہے pollution کا اور environment کو protect کرنے میں ہم کسی حد تک کامیاب ہو جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میڈم ۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں؟

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب عمرہ کی ادائیگی کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار سرفراز چاکر ڈومکی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر ضیاء اللہ لانگو صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد نواز کاکڑ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ۔سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کا ایوان پیش و منظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور، بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی جانب سے۔ بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور، بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر point of order یہ جو قانون ہے بلوچستان صنعتی تعلقات کا۔ابھی پھر وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ اس کو exempt قرار دیں 85-84 سے۔تو یہ ابھی

ہم meeting کر کے آ رہے ہیں کہ ہم نے قوانین study کرنے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ابھی تو تحریک پیش ہوئی ہے زیرے صاحب تحریک پیش ہونے دیں۔ اُس کے بعد پھر۔ پیش نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ابھی تو یہ exempt قرار دے رہا ہے۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریٹری وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جو اس تحریک کو exempt قرار دینے کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب جو مخالفت میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ (گنتی کے بعد)

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک کو اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا بلوچستان صنعتی تعلقات 15 کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: **بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کا ایوان میں پیش منظور کیا جانا۔**

جناب خلیل جارج بھٹو: جناب اسپیکر صاحب! ایک دفعہ دوبارہ گنتی کرا لیں۔ ہم لوگ زیادہ ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ جو دوسرا میں نے بولا ہے یہ پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی جانب سے بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب خلیل جارج بھٹو: ہاں ہاں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ کھڑے ہو جائیں۔اب جو مخالفت میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔زیرے صاحب آپ بھی سوچا کریں ہر چیز کی مخالفت نہیں کیا کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں قانون کی بات کرتا ہوں اس ایک مہینے میں آپ کے پانچ قوانین آئے ترمیم کے ساتھ۔ جن میں غلطی ہوئی تھی دوبارہ ہم سے منظور کرایا یہ غلط بات ہے۔ آپ جو ہیں ناں، منی پارلیمنٹ کہاں جاتی ہے اسٹینڈنگ کمیٹی۔ (گنتی کے بعد)

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور میں لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور میں لایا جائے۔

جناب خلیل جارج بھٹو: جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر :تحریک منظور ہوئی میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 ء(مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور میں لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: :تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان میٹرنٹی بینیفٹ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 ء(مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم قام اسپیکر: بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش اور منظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر محکمہ بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ بلدیات کی جانب سے بلوچستان لوکل گورنمنٹ ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) ایوان

میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر :بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر محکمہ بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ بلدیات کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔ جو حمایت میں ہیں وہ کھڑے ہوجائیں۔ جو کمیٹی بھجوانے کی حمایت میں ہیں۔ وہ کھڑے ہوجائیں۔ (گنتی کے بعد)

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک کو اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون نمبر 17 کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی ثناء جی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں اسی بل سے متعلق کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ آج بلوچستان اسمبلی میں لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2022 پیش ہوا ہے۔ اور دوسری جانب اس وقت بلوچستان میں انتخابی عمل بھی شروع ہوا ہے تو یہ خود ایک قسم کا بہت بڑا contradiction تضاد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اراکین بلوچستان اسمبلی اور حکومت بلوچستان وہ یہ چاہتی ہے کہ اُن کے ساتھ ایک بہت ہی Modern updated اور خامیوں سے ایک مبرا ایک ایسا بلدیاتی نظام ہو جس میں لوگوں کو حقیقی معنوں میں اس کے فوائد مل سکیں، اس کے پاس سیاسی، مالی اور انتظامی اختیارات ہوں۔ اس کے حوالے سے جو delimitation ہوگی وہ قانونی پیچیدگیوں سے بھی خالصتاً مبرا ہو۔ لیکن بدقسمتی سے آپ دیکھ رہے ہیں جناب والا! آج اسمبلی سردار کھیتر ان صاحب تھوڑی سی توجہ چاہیے۔ آپ کو یاد ہوگا 8 اپریل 2022ء کو اسی ایوان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی اور اس قرارداد کا متن بھی یہی تھا کہ بلوچستان میں جو بلدیاتی انتخابات

کے حوالے سے یہ متن ہے اس کا میں پڑھ دوں گا کہ ہرگاہ کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے صوبہ بلوچستان سوائے کوئٹہ اور لسبیلہ میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا اعلان کیا ہے، جبکہ صوبے کے اہم اضلاع وتحصیلوں میں تسلی بخش حلقہ بندیاں مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ یہ قرارداد کا متن تھا، مزید برآں ماہ مئی میں صوبائی حکومت سالانہ بجٹ کی تشکیل سمیت ودیگر اہم انتظامی معاملات میں مصروف عمل ہوتی ہے۔ صوبے کے کئی اضلاع میں حلقہ بندی امن وامان اور فن سمیت دیگر مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن آف سے رجوع کرے کہ بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کو چھ ماہ کیلئے موخر کیا جائے، یہ قرارداد چھ مہینے کا جو موخر کرنے کا مطالبہ یہاں متفقہ طور پر بلوچستان اسمبلی نے یہ منظور کیا، یہ 8 اپریل کا ہے اس کی وجہ کیا تھی۔ میں اس کے تھوڑے سے بیک گراؤنڈ میں جانا چاہوں گا جناب والا! تا کہ اور اس میں آپ کی اس ہاؤس کی اس ایوان کی concern چاہیے ہمیں۔ لاہور، پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے گو کہ پنجاب کے پاس بھی اس وقت ایک آرڈیننس ہے لوکل گورنمنٹ کا، ان کا ایک آرڈیننس ہے جس کے تحت وہ انتخابات کروانا چاہتے تھے۔ یا اسی طرح سپریم کورٹ اور اعلیٰ عدالت نے کہا کہ جی آپ ہر صورت میں الیکشن کروائیں، اس آرڈیننس کے تحت انہوں نے اس میں کچھ ترامیم propose کیں اور وہ آرڈیننس ابھی تک ان کی cabinet اور اسمبلی سے approve نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر بلوچستان میں مالی اور انتظامی اعتبار سے اگر یہ تمام چیزیں مکمل نہ ہوں۔ تو آپ ایک اچھا لوکل گورنمنٹ کا نظام نہیں دے سکتے، دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت بلوچستان میں جو میں آپ کے سامنے جناب والا میں نے یہ کچھ لیٹر بھیجے ہیں یہ آپ میرے خیال میں جناب اسپیکر صاحب! آپ کی ٹیبل پر پڑے ہوں گے۔ قائد ایوان صاحب آپ کی توجہ چاہیے اس مسئلے پر، یہ جناب والا 22 اپریل 2022ء کو کمشنر مکران ڈویژن نے تربت سے ایک مراسلہ بھیجا ہے، اس مراسلے میں انہوں نے یہ واضح طور پر لکھ دیا ہے کہ ان کو روزانہ کی بنیادوں پر شکایتیں موصول ہو رہی ہیں حلقہ بندیوں کے حوالے سے، ووٹر لسٹ کے اندراج کے حوالے سے، اور جو نئے وارڈز تشکیل دیے ہیں ان کے حوالے سے۔ یہ ان کی جناب والا! یہ 22 اپریل 2022ء کا لیٹر ہے یہ ضلع سوراب کا لیٹر ہے 21 اپریل 2022ء کا اور اس میں بھی وہ یہی لکھتے ہیں کہ public complaints on voters lists and electrole issues اس میں انہوں نے بالکل یہی بات دوبارہ دہرائی ہے کہ Please refer to the subject noted above and to say that the office of the undersigned has been approached on daily basis regarding electrole issues by public of various areas in

this locations from one ward to another تو اس میں جناب district Surab. ward and also issues of delimitation are raised. یہ جناب والا! سوراب کا ہے۔ یہ جناب والا 2اپریل کا ہے یہ رخشاں ڈویژن کے کمشنر نے بھیجا ہے، جناب قائد ایوان صاحب آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہیے۔ اس نے ایک لیٹر لکھا ہے جس میں یہی issues آپ کے پاس ہیں، یہ ہے ڈسٹرکٹ خاران کے ڈی سی کا لیٹر، یہ خضدار کا اور یہ آپ کیساتھ گوادر کا۔ یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی 9 کے قریب اضلاع سے اور تین کمشنرز کی جانب سے جناب والا! یہ لیٹر حکومت بلوچستان کو موصول ہوا ہے۔ اور اسی طرح کی وجوہات کو بنیاد بنا کر کل لاہور ہائی کورٹ کے دو رکنی بینچ نے ایک فیصلہ دیا ہے پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے التوا کا معطل کرنے کا۔ میں وہ سر! آپ کے سامنے پڑھنا چاہوں اسلیئے تا کہ جب آپ کوئی direction دیں گے یا آپ کوئی سفارشات دیں گے صوبائی حکومت کو بشمول وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں، تو وہ ذرا سن لیں کہ The Advocate Mubeenullah Qazi on behalf of the Petitioners argued that the proceedings initiated by the E.C.P. including the election schedule for the conduct of the first phase of local government polls 2022 under the temporary legislation the Punjab Local Ordinance 2021 without awaithing its culmination into a permanent enactment by the provincial assembly was unconstitutional. یعنی آپ ایک ایسے قانون پر جو ابھی تک پختہ نہیں ہوا، mature نہیں ہوا، اس کو اسمبلی نے ابھی approve نہیں کیا ہے اس کی بنیاد پر آپ جو انتخابات کروا رہے ہیں زبردستی آئین کے آرٹیکل 140-A کے تحت جو صوبائی حکومتوں کا صریحاً اختیار ہے لہٰذا آپ جو ہے یہ انتخابات ملتوی کر دیں۔ یہ ان کا جناب والا! یہ کل کا لاہور ہائی کورٹ کے دو رکنی بینچ کا، 21اپریل کو 2 رکنی ہائی کورٹ کے بینچ نے ملتان میں similar فیصلہ دیا ہے، ہمیں تھوڑی سی حیرت اس بات پر ہے ہم خود سب چاہتے ہیں ہم جمہوری لوگ ہیں کہ بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات ہر صورت میں ہونے چاہئیں، اس کی دو بنیادی وجوہات ہیں ایک تو یہ ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ اختیارات تفویض کیئے جائیں مقامی سطح پر وسائل کی جو تقسیم ہے وہ نچلی سطح تک ہونی چاہیے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو ووٹرز کا right ہے جو constitution کے اندر ہے اس کو ensure کیا جائے اگر ووٹر کا right ensured نہیں کرتے ایک ووٹر کی جو delimination ہے جو احمد صاحب لائے ہیں یہ

ابھی وہ اپنی تقریر میں میرے خیال میں اٹھائیں گے۔ تو وہ ایسے وارڈز ہیں جہاں پر ایک ووٹر بھی نہیں ہے یہ بلوچستان میں اس وقت تقریباً 180 کے قریب وارڈز جو ہیں وہ مختلف اضلاع سے رجسٹرڈ ہو کر آئے ہیں کہ جن میں سں ووٹرز کی تعداد چار سے یا چھ سے زیادہ نہیں ہیں دوسری بات یہ ہے کہ تاریخ کا تعین Section 219, Sub-Section 3 of Election Act 2017 جو الیکشن ایکٹ ہے وہ خود الیکشن کمیشن آف پاکستان کا اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ The Election Commission shall in consultation with the provincial government make announcement of the date or dates on which the elections to a local government shall be conducted in a province. یعنی صوبہ کی مشاورت کے بغیر انتخابات کا اعلان نہیں کیا جا سکتا اس لیئے کہ انہیں صوبوں نے کل انہیں ان کو مالی سیاسی اور انتظامی اختیارات دینے ہیں انہی صوبوں نے اِن لوکل گورنمنٹس کو strengthen کرنا ہیں ان کا working relationship ان کی legitimacy ان کی جائزیت قانونی جائزیت کہاں سے آتی ہے۔ وہ جناب والا صوبائی حکومت ان قوانین کے ذریعے سے لیتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج جو یہ ہم نے ابھی Bill کمیٹی کو بھیجا ہے لوکل گورنمنٹ کی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب والا آپ الیکشن کمیشن سے بتوسط صوبائی حکومت یہ سفارش کریں کہ وہ بلوچستان کے انکے آئینی کم از کم حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے آئین کے آرٹیکل 140 کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بلوچستان میں جو انتخابات ہیں بلدیاتی انتخابات ہیں جس طرح پنجاب میں ملتوی کیئے گئے ہیں انہی بنیادوں پر لہٰذا بلوچستان میں بھی انتخابات کے لئے لوگوں کو وقت دیا جائے کہ وہ اپنے حلقوں کو جو ہے مناسب طریقے سے ان کی delimitation کے عمل میں حصہ لے سکیں وہ اپنے ووٹروں کے اندراج یا ووٹ اگر غلط اندراج ہوئے ہیں کسی اور وارڈ میں گئے ہیں انکو منتقل کیا جا سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک ایسا نظام لایا جائے جو کم از کم updated ہو ہم دوبارہ ایک ایسے پرانے نظام کے تحت الیکشن کروا رہے ہیں اور میرے خیال میں بہت سے لوگوں کی خواہش ہے کہ ہم تھوڑا سا بلوچستان کے لوکل گورنمنٹ کے سسٹم میں کچھ اور innovations لانا چاہتے ہیں جدت لانا چاہتے ہیں ان کو اختیارات تفویض کرنا چاہتے ہیں لیکن اس الیکشن کے بعد اور سب سے بڑی ٹیکنیکل جناب والا ایک صوبے میں دو رایا دو نظام تو چل ہی نہیں سکتے ہیں 40% صوبہ کے علاقوں میں آپ الیکشن نہیں کروا رہے ہیں بلدیاتی انتخابات کوئٹہ میں لسبیلہ میں آپ کے حلقہ موسیٰ خیل میں ضلع مستونگ کے سب ڈویژن کردگاپ پر اور ژوب کے میونسپل کارپوریشن میں۔ انکے انتخابات نہیں ہو رہے ہیں یہ بلوچستان کا تقریباً

40% حصہ بنتا ہے کل جو لوکل گورنمنٹ کا منسٹر بنے گا کیا لوکل گورنمنٹ جو ہے وہ دورایا نظام کے تحت یہاں پر حکومت کرے گا؟ دومختلف فیصلے اسکو کیبنٹ سے کروانے پڑیں گے دومختلف فیصلے ہر معاملے پر اسکو کروانے پڑیں گے تو لہٰذا ان تمام تکنیکی قانونی اور آئینی مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب اسپیکر صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ صوبائی حکومت کو چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ بھی اس پر اپنا اسٹیٹمنٹ دیں یہ کہ ہماری اس plea کو الیکشن کمیشن سنجیدگی سے اس پر غور کرے اور الیکشن کے جو ہے معیاد میں یا چھ سے پانچ مہینے کا جو ہم نے request پہلے کی ہے اپریل میں اس کو زیرغور لایا جائے شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی کھیتران صاحب ۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جناب اسپیکر صاحب! میرا خیال ہے کہ آج میں نے ان کو ایک خطاب دیا ہے ثناء بلوچ کو۔ کہ یہ جو ہے constitution کا مفتی ہے مفتی۔ پتہ نہیں مائیک خراب ہے پیسے دو، تو اسپیکر صاحب مائیک تو ٹھیک کرائیں۔ ایک واحد مائیک ہے اگر وہ on ہو گیا ناں اور نصراللہ جو چاہتے ہیں پورے ایوان پر باقی جو ہے ہم لوگوں کی کچھ روزے میں دب جاتی ہے آواز کچھ سی ایم صاحب سے ڈر کر کچھ اپوزیشن سے ڈر کر۔ تو ہم ڈری ڈری بات کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ ثناء بلوچ صاحب نے اس پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ میں اسمیں تھوڑا سا addition یہ کرونگا کہ میں نے آج میٹنگ میں بھی آپ کی good Chair بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں پر میرا ایسا جتنا یہ قلعہ ہے ایسا گھر ہے۔ اس میں بھائی ہم تین تھے دو فوت ہو گئے ان کے بیٹے ہیں بیٹیاں ہیں میری تین بیویاں ہیں فیملی ہے۔ آپ جو ووٹر لیسٹیں بنی ہیں یا حلقہ بندی ہوئی ہے 153 ووٹ کر کے ٹاؤن کا وہ وارڈ بنا دیا ہے۔ اچھا میری ایک بیوی ٹاؤن میں چلی گئی ہے دوسری بیوی جو ہے ناں وہ یونین کونسل لومہ زرین میں تین بیٹے ادھر چار بیٹے ادھر دو بھتیجے ادھر بیٹیاں ادھر پتہ نہیں۔ کس نے ان کو feedback دیا ہے کہ اب میں تو کوئٹہ میں تھا مجھے تو سمجھ نہیں آیا۔ اب جو ووٹر لسٹیں سامنے ہیں اچھا وہ 153 میں بھی پوزیشن یہ ہے۔ کہ کچھ لوگوں کے اگر وہ قبر میں ساتھ شناختی کارڈ بھیج دیں نہیں تو جعلی ووٹ استعمال کر سکتے ہیں وہ قبروں میں چلے گئے تو ٹوٹل 80-90 ووٹوں پر ایک وارڈ بنا دیا اور ایسا بھی وارڈ ہے 2100 پر ہے۔ اچھا جیسے ہمارے 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آیا تو مشرقی پاکستان ادھر مغربی پاکستان ادھر۔ پورا وہ جو دشمن تھا ہندوستان، انڈیا وہ بیچ میں۔ تو یہ اسی طرح کی شاید ادھر کی کوئی ان کو ہوا لگی ہے۔ حلقہ بندیاں ہوئی ہے دوسرا یہ ہے کہ ثناء بلوچ نے بتایا ہے بلکہ وہ تو پڑھتا ہے آپ نے بھی بتایا ہے لاہور ہائی کورٹ اور ملتان ہائی کورٹ نے ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے الیکشن پنجاب کے ملتوی کر دیئے ہیں۔ آگے لے گئے ہم الیکشن سے گھبرانے والے نہیں ہیں پہلے بھی میں

نے کہا الیکشن لیکن کسی طریقے سے ہو تیسری چیز اٹھارویں ترمیم کے تحت ۔الیکشن کمیشن آف پاکستان bound ہے کہ with the consultation of provincal govrenment وہ ایک تاریخ مقرر کریں گے ۔اب یہاں پر imported باہر سے کچھ ہستیاں آجاتے ہیں میں نام کسی کا نہیں لونگا بیوروکریٹس ۔اچھا وہ اگر ایک سیدھی چیز ہے بھی اس کو الٹا لیجاتے ہیں مثال کے طور پر C&W کی اگر کوئی فائل ہے تو وہ fisheries کو بھجوادیتے ہیں کہ اس کو delay tactics کرو-اس کو گھوماو کام نہیں ہو۔کابینہ نے ایک فیصلہ کیا ابھی سی ایم صاحب نے مجھے حکم دیا۔کابینہ کا ایک فیصلہ جو ایک افضل فیصلہ ہے اس کے بعد اس کے اوپر پارلیمنٹ بالا دست ہے ایک فیصلہ کیا ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کے ملازمین تھے 361۔ان کو بحال کرنا ہے اب کابینہ نے minutes جاری ہوگئے سلسلہ ہوگیا اس میں پخت۔پھر ڈال دی ہیں کہ جی ایس اینڈ جی اے ڈی کا نمائندہ اور فنانس کا نمائندہ اس کو بھی یہ deel کریں اس کو تو ہم veto کردیں گے ۔تو یہ جو سرخ فیتے والی بیماری ہے ناں، بیوروکریٹس کو وہ ابھی تک 74,73 سال اس ملک کو آزاد ہوئے ۔ابھی بھی وہ ناں دماغ میں وہ جو فیتا ہے نا ایک مچھر نمرود، والا وہ ابھی تک بھی بوں بوں کرتا ہے نہ ان کے دماغ میں ۔اب خدارا عوامی حکومت ہے کابینہ کا ایک فیصلہ ہے 361 ملازمین ہیں 361 خاندان ہیں آج ان کو اگر ہم عید سے پہلے بحال کر چکے ہوتے ۔تو ان کے گھروں میں رونق ہوتی ایک تنخواہ ان کو مل جاتی ان کے بچے نئے کپڑے پہن لیتے ایک خوشی مناتے آج وہ غم منا رہے ہیں جبکہ کابینہ اور وزیر اعلیٰ صاحب stateaway حکم دیا ہے کہ ان کو بحال کرو۔جو غلطی ہوئی ہے ان کے خلاف کرو جنہوں نے کیا ہے ان کا کیا قصور ہے کہ اتنے سالوں سے در بدر ہیں تو گزارش یہ ہے۔کہ بلدیاتی الیکشن تو ٹھیک ہے scoring بھی ہوگئی جانچ پڑتال بھی ہوگئی کاغذات بھی دس، دس فیس جمع ۔اب بن تو گیا آگے جو چلنا ہے کہ آپ کے پاس اس کی financial powers کا پتہ ہے نہ ان کے طریقہ کار کا پتہ ہے اچھا پھر کچھ ساتھیوں کا یہ ہے کہ Chairmans کا direct election ہونا چاہیے اس میں amendment باقی ہے بہت ساری چیزیں ایسی ہیں اچھا پھر اس وقت ہم وزیر اعلیٰ بلوچستان چیف سیکرٹری بلوچستان سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بلوچستان face contempt of court کر رہے ہیں کہ یہ amendment ابھی تک تم لوگوں نے کیوں نہیں کی الحمدُ للہ آج ٹیبل ہوا ہے۔کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے کمیٹی چند دنوں میں اس کی اپنی سفارشات دے گی۔اسمبلی میں آئے گی پاس ہوگی گورنر صاحب اس کو سائن کریگا notification ہوجائیگا تو ہم تھوڑا سا ٹائم کر رہے ہیں کہ اس وقت پوزیشن یہ ہوگی کہ ہر مسجد میں علیحدہ اذان ہو رہی ہوگی اس کے مقتدی الگ۔اس کے مقتدی الگ۔جیسے کہ ثناء نے کہا کہ 38% بلوچستان رقبے کے لحاظ

سے دیکھیں یا پولیشن کے لحاظ سے دیکھیں وہاں الیکشن نہیں ہورہے ہیں اب کل لوکل گورنمنٹ کا منسٹر ایک چیز وہ کرنا چاہتا ہے کوئی بھی فیصلہ کرنا چاہتا ہے گراس grassroots پر۔ادھر کیا کریگا ایڈ منسٹریٹر disposable پر ہوگا ادھر منتخب نمائندہ بیٹھا ہوگا۔وہ بیچ میں کیا کریگا تو ہماری گزارش ہے آپ کی چیئر سے اور ہم وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں ۔کہ جب تک یہ amendment آ جائے تو ہماری گزارش ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ اس کو پرسوں کریں election commission of pakistan کو اٹھار ہویں ترمیم کا حوالہ دیں۔آپ کا آج جو بھی اس پے فیصلہ آئیگا۔اس کو کر کے آپ ایک delegate بنائیں delegation ہو دو، چار آدمیوں کی جو جانتے ہیں کام۔جن کو سمجھ بوجھ ہے ثناء صاحب ہو گیا ہمارے بہت سارے ساتھی ہیں جو اس میں انہوں نے working کیا ہے۔اسد بلوچ صاحب ہے۔اس نے کتنے مہینے آپ نے اس پر لگائیں۔تو یہ کر کے ایک کمیٹی دو، چار آدمیوں کی یہ بھی جا کر personally جا کر الیکشن کمیشن میں چیف الیکشن کمشنر کو ملیں۔اور یہ ترامیم بھی آجائیں کورٹ کی وہ contempt جو ہم face کر رہے ہیں وہ چیزیں ساری ان کی مدنظر رکھ کے ہائی کورٹ لاہور، ہائی کورٹ ملتان کا فیصلہ بھی ساتھ لگا کر تھوڑا سا ایک دو، چار مہینے آگے چلیں جائیں۔میرے خیال میں اس میں بہتری ہوگی۔thank you very much

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی نصر اللہ صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! ویسے تو جس بات پر ہمارے دوستوں نے زور دیا ہم نے ایک اسمبلی resolution پاس کیا تھا اور اب کوئٹہ میں election نہیں ہو رہے ہیں۔لسبیلہ میں نہیں ہو رہے ہیں۔اور باقی میں ہو رہے ہیں۔ابھی بہرحال آپ کا جو بھی سفارشات آئیں گے اس پر ہم آپ کی سفارشات کا انتظار کریں گے۔میں جناب وزیر اعلیٰ کی توجہ چاہتا ہوں۔ Chief election commissioner of pakistan election commission جو ہمارا Provincial Chief ہے جناب اسپیکر صاحب! یقیناً بلدیاتی انتخابات basic democracy کی وہ بنیادی شاخ ہے جو ہم آگے چلتے ہیں۔اور پھر انتخابات میں شفافیت غیر جانبداراں منصفانہ انتخابات ہونے چاہیے۔جناب اسپیکر! سنجاوی اور زیارت میں جو بلدیاتی انتخابات کا وہاں کاغذات جمع ہو رہے ہیں۔وہاں کی پارٹیوں نے جمعیت علماء اسلام، پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کے نمائندگان نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس منعقد کی۔کل وہاں جلسہ بھی ہوا آج بھی وہاں دھرنا ہے کہ وہاں سنجاوی جو returning officer ہے۔اسسٹنٹ کمشنر۔اور اس کا دوسرا R-O district Health officer DHO وہ مکمل طور پر جانب داری کا مظاہرہ کر رہا

ہے۔اور جو اُمیدوار ہے جن کا میں نے ذکر کیا جن، جن پارٹیوں کے ہیں ان کے کاغذات پر رات کو لیویز فورس کے ذریعے وہاں سے کسی کے Documents تھے جو نامزگی فارم ہے۔کسی کا شناختی کارڈ غائب کیا جاتا ہے۔کسی کی ڈگری غائب کی جاتی ہے کسی سے ووٹر لسٹ کا جو فارم ہے۔وہ غائب کیا جاتا ہے جو critical staff ہے چھٹیوں پر بھیج دیا گیا ہے جو لیویز فورس ہے۔وہ اسسٹنٹ کمشنر، آر۔او۔ڈی ایچ۔او جو، آر۔او ہیں دونوں۔اُن کے ساتھ ہے وہ مکمل طور پر سنجاوی اور زیارت میں دھاندلی کا اُنہوں نے پروگرام بنایا ہے۔جس کی ہم پُر زور مذمت کرتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ چیف الیکشن کمشنر سے میری اپیل ہے کہ آپ ان دو R-Os کو suspend کرادیں۔وہ ڈسکہ کا جو الیکشن ہوا تھا وہ تجربہ ابھی پھر یہ لوگ کر رہے ہیں ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور میری درخواست ہے الیکشن کمشنر صاحب سے کہ سنجاوی اور زیارت کے R-Os کو فی الفور یہاں سے تبدیل اور اُس کو suspend کیا جائے۔بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب جی میر حمل کلمتی صاحب۔

میر حمل کلمتی: اسپیکر صاحب! دوستوں نے بڑی detail میں بات کی۔ماشاءاللہ ثناء بلوچ نے حروف کے ساتھ۔حلقہ بندیوں میں بڑی پیچیدگیاں ہوئی ہیں بڑی غلطیاں ہیں۔بہت سارے ہمارے ڈسٹرکٹ گوادر جو 600 کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔اُس میں کچھ ایسے ایریاز ہیں جو جن کی ووٹر لسٹ اُن ایریاز سے لیکر کوئی 100 کلومیٹر دور چلے گئے ہیں۔تو ہم نے اس پر اعتراضات کیے ہیں کچھ یونین کونسل ایسے ہیں جو 5000 ہزار پر بنائے گئے ہیں کچھ یونین کونسل ایسے ہیں جو 11000 ہزار پر جن کی جو کوئی 80,90 کلومیٹر پر پھیلے ہوئے ہیں ایریاز ہیں۔تو وہاں اور بارڈر، ایریاز ہیں۔ہم نے پہلے بھی اپنے خدشات کا الیکشن کمیشن میں written دیا اعتراضات۔گوادر کے لوگوں نے جمع کیے۔اسی طرح گوادر، پسنی، اورماڑہ، جیونی، سب تحصیل سُنسار، کولاچ، وہاں بہت سارے اعتراضات آئے ہیں۔لیکن اُن پر عمل نہیں ہوا ہے۔اسی طرح میں آپ کو کچھ proof بھیجوا رہا ہوں جس میں گوادر کا ایک ایریا ہے جس سے چٹی جنوبی کہتے ہیں۔بالکل یہ رہا انتخابی فہرست زیرو ہے۔تو وہاں کس کی nomination ہم کریں گے۔زیرو وہاں نہ کوئی مرد، ووٹر ہیں نہ کوئی خاتون ووٹر ہیں اسی طرح خلیفہ عمر وارڈ ہے گوادر میونسپلٹی میں اس میں ایک ووٹر ہے اس کی تائید اور تصدیق کون کریگا۔آیا یہ ووٹر یہ بھی پتہ نہیں ہے وہ زندہ ہے یا دُنیا سے چلا گیا ہے۔سر اسی طرح تین ووٹر ہیں اس میں دو فوت ہو چکے ہیں ایک رہ تا ہے تو کیا قبرستان جا کر اُس کی nomination ہم تائید اور تصدیق کرائیں گے یہ اسی طرح 8 ووٹر ہیں جس میں سے 4 اومان میں، 2 کراچی میں اور 2 ہیں اس پر کس طرح کریں گے یہ 15 ووٹر اس طرح کے بہت سے میونسپل کمیٹی

ایریاز کے وارڈز ہیں۔ جو کوئی 15, 16، کوئی زیرو، کوئی ایک، کوئی تین، زیادہ تر 30 سے کم ووٹر پر مبنی ہیں تو وہاں پر کیا صورت حال ہوگی ابھی بہت ساری سیٹیں ہیں۔ یہ ظاہری بات ہے، جس کو میرے سننے میں آیا جہاں ایک ووٹ ہے بغیر تائید و تصدیق کنندہ اُس کا کیس approved ہو گیا ہے اور بلا مقابلہ آ گیا ہے۔ اس طرح کے بہت ساری پیچیدگیاں ہیں میں آپ کو بھیجوا رہا ہوں kindly پہلے تو حلقہ بندیوں کو ٹھیک کریں ہر ضلع میں مسئلے، مسائل ہیں کمشنر نے بھی لکھ دیا ہے مکران میں۔ 30 ڈپٹی کمشنرز نے بھی لکھ دیا ہے، الیکشن کمیشن سے بھی رابطہ کیا۔ ہائی کورٹ بھی گئے۔ تو خدارا اس کو ذرا سا delay کر کے جس طرح کوئٹہ اور لسبیلہ میں الیکشن delay کیے گئے ہیں تو بلوچستان کے تمام الیکشن delay کیے جائیں۔ ہم جمہوری لوگ ہیں ہم چاہتے ہیں۔ کہ الیکشن ہوں۔ کیونکہ لوکل گورنمنٹ الیکشن ہوں گے۔ تو یہ ایم پی ایز پر بھی بوجھ ہلکا ہوگا عوام جو لوکل نمائندے اُن سے زیادہ اُمید رکھتے ہیں اور وہ اُن کے زیادہ کام آ سکتے ہیں تو اس حوالے سے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ رولنگ دیں اس کو delay کرائیں جس طرح پنجاب میں delay ہو گئے ہیں تاکہ بلوچستان میں بھی یہ ساری چیزیں ٹھیک ہونے کے بعد بے شک الیکشن کرائیں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: آعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ کے جو الیکشن ہونے جا رہے ہیں۔ اس میں تو یہ ایکٹ ابھی تک جیسے ثناء بھائی نے کہا اس میں کافی کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس ایکٹ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور جناب والا! جب تک یہ ایکٹ نہیں بنے گا میرے خیال سے بلدیاتی الیکشن کا الیکشن کمیشن کیلئے بھی ممکن نہیں ہے اور نہ ہی اُس کو کرانا چاہیے کیونکہ ابھی اس میں الیکشن کمیشن خود جناب اسپیکر! confuse نظر آ رہا ہے اب کوئٹہ میٹرو پولیٹن کارپوریشن جو کوئٹہ کی ہے اُس کی سیٹوں کے حوالے سے بھی الیکشن کمیشن کو خود سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ وہ کیا کریں اُس پر بھی ہمیں کافی اعتراضات ہیں باقی لوگوں کو بھی اعتراضات ہیں بغیر کسی approval کے بغیر کسی اُس کے الیکشن کمیشن نے خود سے جو ہیں وہ کچھ ایسے علاقے جو پہلے ڈسٹرکٹ کونسل کے علاقے تھے اُن کو لا کے میٹرو پولیٹن کارپوریشن کا وہ حصہ بنا دیا ہیں۔ اور جناب اسپیکر! پہلے جو ہے اُنہوں نے حلقہ بندیاں میٹرو پولیٹن کی کیں تھی وہ 61 وارڈز تھے 61 وارڈ۔ اُس کی جو آبادی کے حساب سے دیئے گئے تھے اُن کو ایک فارمولا دیا گیا تھا 61 وارڈز پر اُنہوں نے بنائے تھے اُس کی اور اُس کے حساب سے اُنہوں نے delimitation کیا تھا اب جناب والا! اُنہوں نے خود سے 61 وارڈ ز بڑھا کے 83 کر دیا اب 83 وارڈز کیسے بن گئے جس کی approval اور گورنمنٹ بلوچستان نے جو فارمولا

دیا تھا اُس کے حوالے سے آپ نے 61وارڈز بنائے تھے اب 61 کو ہم ابھی تک خود سمجھ نہیں آرہا ہے، ہم علاقے کے ایم پی اے ہیں کوئٹہ شہر سے میرا تعلق ہے سٹی کا میں ایم پی اے ہوں اور legislative ایک ادارے سے میرا تعلق ہے۔اب مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ کہاں سے کسی بیوروکریسی نے راتوں رات کوئی فائل یا سیکرٹری صاحب لوکل گورنمنٹ کے بیٹھے ہیں وہ ہمیں اس ہاؤس کو اچھی طرح brief کرسکتے ہیں کہ اگر وہ اپنے منسٹر صاحب کے through اس ہاؤس کو بریف کرلیں کہ یہ 61 سے 83 وارڈز کیسے بن گئے ہیں۔اس کی approval کس نے دی۔ہاؤس تو ہم ہیں ہاؤس میں تو یہ چیز نہیں آئی ہے ۔ cabinet کے دوستوں کو شاید پتہ ہو یا نہیں ہو۔بہرحال مجھے پتہ نہیں ہے میں اس کوئٹہ کا stakeholder ہوں ۔ جناب والا! میٹروپولیٹن اور ڈسٹرکٹ کونسل کی اپنی حدود ہوتی ہیں اس سے پہلے ان کی اپنی حدود تھیں کچھ علاقے جو ہیں اسی حکومت کے گزشتہ دنوں میں سریاب کے کچھ علاقے میٹروپولیٹن میں شامل کیے گئے تھے اُس پر لوگ کورٹ میں گئے تھے وہ بھی نکال دیئے گئے ۔تو میٹروپولیٹن کے اور ڈسٹرکٹ کونسل کی اپنی حدود ہیں اُس کے پرانے نقشے پڑے ہوئے تھے۔اب جو نئے علاقے ڈسٹرکٹ کونسل کے میٹروپولیٹن میں شامل کیے گئے وہ کس قانون کے تحت کیے گئے جو کہ کورٹ کا decision اس پر موجود ہے کہ سریاب کے علاقے جو شامل کیے گئے تھے وہ کورٹ عدالت عالیہ نے نکال دیئے تھے جب عدالت نے سریاب کے علاقے نکال دیئے۔تو آپ نے باقی علاقے اس میں کیسے شامل کردیئے۔ کورٹ میں decision کے باوجود کے میٹروپولیٹن میں دوسرے علاقے شامل نہیں کرسکتے ہیں ۔ آپ ڈسٹرکٹ کونسل اسی حوالے سے سریاب کے جو کیچی بیگ اور شادیزئی کی یونین کونسل تھے وہ کورٹ نے نکال دیئے اب یہ علاقے جو نئے شامل کیے گئے یہ کس قانون کے تحت کیے گئے کسی کی approval سے کیے گئے ہیں ابھی تک کچھ پتہ نہیں ہے یا یہ الیکشن کمیشن اتنے خودسر ہوگئے کہ وہ اپنے حوالے سے کررہے ہیں اب وارڈوں کی تقسیم کچھ اس طرح ہے کلی اسماعیل کے کچھ مخصوص گلیاں کچھ ایریا۔کلی اسماعیل ہے اُس کے بیچ میں کلی شابو ہے۔کلی شابو سے بھی jump کرکے کلی عالمو میں ڈال دیئے گئے ہیں تین چار گلیاں کلی اسماعیل کی وہ جو ہے کلی عالمو کے ساتھ ملا دیئے اب یہ بیچ میں شابو کو چھوڑ کر آپ نے عالمو کے ساتھ۔اگر آپ نے ملانا ہے تو کلی شابو کے ساتھ ملا دیں اور کلی اسماعیل کو ملانا ہے تو بدہ کے ساتھ ملا دیں جو ایک دوسرے کے ساتھ tuch ہیں ابھی آپ نے یہ علاقہ اٹھایا بیچ میں ایک دو وارڈ کو چھوڑ کر آگے لے کر چوتھے وارڈ میں لگا دیئے یہ جیتنے کے بعد کونسلر صاحبان کو بھی پتہ نہیں ہوگا کہ ہمارا حلقہ کہاں سے شروع ہے کہاں پر ختم ہے اتنا بیچ میں چھوڑا بنایا ہے جناب اسپیکر! یہ جو کوئٹہ کی حلقہ بندیاں ہوئی ہیں میری یہ خواہش ہے اور میری یہ request بھی ہے ہاؤس سے اور سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان

کی توجہ بھی چاہوں گا کہ ان پر بھی نظر ثانی ہونے چاہیے اور پورے بلوچستان میں جیسے حمل نے کہا ایسے وارڈ بنا دیئے جس میں ایک ووٹر بھی نہیں ہے۔ایسے وارڈ ہیں جس میں صرف ووٹر ہوگا اور اس کا تصدیق کنندہ اورتائید کنندہ ہوگا ۔ووٹر خود نہیں ہوگا اُمیدوار تصدیق کنندہ اورتائید کنندہ ۔یہ تین بندے اس constituency میں ووٹر کوئی نہیں ہیں۔تو اس طرح کے حلقہ بندیاں اور اس طرح کے الیکشن میں جانے سے جناب اسپیکر! لوکل گورنمنٹ کے الیکشن میں ایک چیز اور اس ہاؤس کے سامنے واضع کردوں لوکل گورنمنٹ باڈیز کے جو الیکشن ہیں وہ بلوچستان میں سب سے زیادہ sensatives elections ہیں۔بلوچستان میں جتنے بھی قبائلی رنجیشیں بلوچستان میں جتنے بھی قبائلی جھگڑے ،بلوچستان میں جتنے بھی قوموں کے درمیاں لڑائی جھگڑے یا نفرت کی بنیاد ہے۔علاقائی جھگڑوں اور نفرت کی جو بنیاد ہے وہ لوکل باڈیز کے الیکشن ہیں۔آپ بلوچستان کی ہسٹری اُٹھا کر دیکھ لیں جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں جتنے بھی قتل وغارت گری ہوئی ہے۔آج تک جتنے بھی قبائلی مسئلے مختلف قبائل کے درمیان جو خون ریز تصادم جو چل رہا ہے اُس کی بھی آپ ہسٹری اُٹھا کر دیکھ لیں بنیاد سب کا یہی لوکل باڈیز الیکشنز ہیں۔اس میں اگر ہم اس طرح کی ان چیزوں کو دیکھ کر کام نہیں کریں گے تو اس لوکل باڈیز الیکشن میں ہم ایک اور کشت وخون اور ایک لڑائی جھگڑوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کرنے جا رہے ہیں تو بہتر یہی ہوگا اُن تمام چیزوں سے بچنے کے لیے ہمیں حلقہ بندیوں پر اور لوکل گورنمنٹ جو ایکٹ ہے اُس پر ہمیں نظر رکنی چاہیے اور اُس میں اگر گنجائش ہے اس میں کافی گنجائش ہے اسمیں بہتری کرکے ہم اس کو تسلی کیساتھ وہ کرلیں۔میرے خیال میں اب صوبے کو ایک مثبت کی طرف نہ دھکیلیں۔بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی

جناب خلیل جارج بھٹو: جناب اسپیکر! مَیں بھی بات اس پر کرنا چاہتا ہوں۔جناب اسپیکر! یقیناً بلدیاتی الیکشن سیاست کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اور ایک دکھ کی بات یہ ہے جناب اسپیکر! سی ایم صاحب کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کہ 1983ء سے لیکر ابھی تک مینارٹیز کی سیٹوں کو کبھی نہیں بڑھایا گیا۔حلقے بڑھا دیئے جاتے ہیں ۔سیٹیں بڑھا دی جاتی ہیں لیکن مینارٹیز کی سیٹوں کو نہیں بڑھایا جاتا۔ستم ظرفی یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ 1983ء سے لے کے آج دن تک تین سیٹیں ہیں۔کیا 1983ء سے لیکے آج دن تک مینارٹیز کی آبادی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔یہی حال ہے صوبہ بلوچستان اسمبلی کا ہے، یہی حال نیشنل اسمبلی کا ہے اور یہی حال ابھی ڈسٹرکٹ کے لیے۔تو میری گزارش ہے کہ اس الیکشن میں حلقہ بندیوں کیساتھ جناب چیف منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ مینارٹیز کی سیٹوں کو بڑھایا جائے جس میں 6 مینارٹیز آتی ہیں جناب اسپیکر صاحب!

ہندو ہے، کرسچن ہے، سکھ ہے، پارسی ہے دیگر کمیونٹی ہیں۔ تو 6 کمیونٹیز کے لیے تین سیٹیں یہ نا انصافی ہے اور یقیناً اگر ان سیٹوں کو نہ بڑھایا گیا تو یقیناً پھر ہمیں بلدیاتی الیکشن میں ہم بائیکاٹ کی طرف جانا پڑیگا۔ کیونکہ ہم کب تک اس ظلم کو سہتے رہیں گے۔ ہم تین نمائندے یہاں ہیں 51 ہمارے پاس حلقے پورے بلوچستان میں ہم کہاں کہاں کام کریں اور کہاں نہیں کریں۔ یہ ڈسٹرکٹ کا کام ہے، اور یہی جناب اسپیکر! ہم اُمید رکھتے ہیں بلوچستان حکومت سے جس کا ہم بھی حصہ ہیں کہ اس دفعہ مینارٹیز کے تین سیٹوں کے بجائے چھ سیٹیں کی جائے۔ اور دوسرا میں پوائنٹ آف آرڈر پر جناب اسپیکر صاحب! بات کرنا چارہا ہوں کہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے جو ہر گھر کا مسئلہ ہے آج کل روزوں کے آیام ہیں جب افطار ہوتا ہے نوجوان نسل ون ویلنگ اور موٹر سائیکل پر لیٹ کر موٹر سائیکل چلاتے ہیں۔ جس سے بہت سارے نوجوان اپنی جان سے گنواہ بیٹھے۔ ابھی پرسوں کی بات ہے کہ کرسچن لڑکا جو 18 سال 20 دن کا تھا وہ بھی یہی حرکت کر رہا تھا جس سے وہ فٹ پاتھ پر لگا۔ تو مَیں چاہتا ہوں کہ قانون حرکت میں آئے اور ایسے واقعات کو روکیں۔ نوجوان نسل اسی طرح اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھ رہے ہیں۔ موٹر سائیکل ضرور چلائیں لیکن اس کا قانون بنایا جائے یہ نہیں کہ شام کو سڑکیں خالی ہیں اور ون ویلنگ ہو رہی ہے اور دیگر اقدامات ہو رہے ہیں جس سے نہ صرف بلوچستان کے پاکستان کے بچوں کا بھی نقصان ہو رہا ہے۔ ہم اپنی اولاد کو ضرور پیار کریں لیکن ایسا پیار بھی نہ کریں کہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ خلیل جارج صاحب۔ جی کس حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں، بلدیات کے حوالے سے، جی

جناب مبین خان خلجی : جناب اسپیکر صاحب میرے دوست ثناء اور اختر حسین لانگو نے بہت اچھی بات کی اس قرارداد کے حوالے سے اور یہ اس طرح ہو بھی نہیں سکتا کہ پورے بلوچستان میں ایک کسی اور طرح کے الیکشن ہو اور باقی بلوچستان میں کسی طرح کے الیکشن ہو۔ تو میرے معزز رکن ثناء بھائی اور اختر حسین لانگو صاحب نے جو فرمایا وہ بڑا ٹھیک فرمایا۔ اب ہم بلوچستان کے اندر ایک ایکٹ لانا چاہتے ہیں کہ جو پورے بلوچستان میں implement ایک طرح ہونا چاہیے۔ جیسے خیبر پختونخواہ میں ہو رہا ہے چیئر مین والا! direct election ہو رہے ہیں تو اُس میں تھوڑا سا ہمیں ٹائم بھی ملے گا اور وہ الیکشن بڑے بہتر ہونگے۔ تو مَیں ان کی تائید کرتا ہوں اس چیز کے اُوپر۔ اور مَیں اختر حسین لانگو صاحب کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ جو حلقہ بندیاں جو ہماری 61 سیٹیں تھیں اُس کے بعد 83 ہوئی ہیں۔ اس میں مَیں اختر حسین بھائی مَیں تھوڑا سا onboard تھا۔ مَیں نے census والوں کو فون کیا تھا پھر گورنر صاحب سے فون کرایا تھا جو اُنہوں نے official letter ہے جو آپ

کے مردم شماری وہ official letter نہیں تھا۔ جس کے اوپر تھوڑا سا مسئلہ تھا پھر official letter منگوایا گیا اور اُس کی وجہ سے الیکشن سے کچھ غلطیاں ہوئی تھیں اُس کی وجہ سے 50 ہزار جو پاپولیشن ہیں وہ اُنہوں نے جو 61 سیٹیں اُن میں نہیں لی تھیں اُس کے بعد ہم لوگوں کی request پر کوئٹہ کے سیٹوں کو بڑھا دیا گیا تھا۔ اور مَیں یہ چاہوں گا کہ جو سریاب کا ایریا جو میونسپلٹی میں آیا تھا وہ بھی اس میں آنا چاہیے تا کہ سریاب کے ایریا کے لوگوں کو بھی اس سے فائدہ ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب آپ کی توجہ درکار ہے۔ معزز اراکین نے جو بات کی ہے معزز اراکین بلوچستان اسمبلی کو سننے اور ان کی جانب سے دی گئی آراء اور تجاویز کی روشنی میں بحیثیت اسپیکر بلوچستان اسمبلی مَیں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے اطمینان بخش تیاریاں نہیں کی گئیں ہیں۔ اور بالخصوص آئین کے آرٹیکل (A)140 کے تناظر میں ابھی تک صوبہ نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں بلدیاتی نظام کے سیاسی، مالی اور انتظامی اختیارات کو 18 ویں ترمیم کی روشنی میں ترامیم نہیں کی گئی ہیں۔ مزید براں عوام کی جانب سے عدالتوں، ضلعی انتظامیہ اور عوامی نمائندوں کو بلدیاتی حلقوں کی تشکیل کے حوالے سے حد درجہ شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ الیکشن ایکٹ 2017 کے شق 221 اور BLGA 2010 ء کے شق 7 اور 10 پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے حلقہ بندیوں میں بہت زیادہ قانونی اور تکنیکی خامیاں ہیں۔ علاوہ ازیں الیکشن ایکٹ 2017 کے شق (3)219 کے تحت یہ لازم ہے کہ بلدیاتی انتخابات کی تاریخ/تواریخ کا تعین الیکشن کمیشن باضابطہ طور پر صوبائی حکومت کے صلح ومشورے سے کرتا ہے جس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔ اس معزز ایوان نے دیگر تکنیکی مسائل جن میں کوئٹہ، لسبیلہ، کردگاب، ژوب، موسیٰ خیل میں انتخابات حلقہ بندیوں کے باعث نہ ہونے کی وجہ سے بلدیاتی انتخابات نہ ہونا، صوبائی مالیاتی کمیشن کی تشکیل، ماہ رمضان میں انتخابی عمل کا شروع کیا جانا وغیرہ کی بنیاد پر مورخہ 8 اپریل 2022ء کی اسمبلی نشست میں متفقہ طور پر قرارداد منظور ہوئی اور الیکشن کمیشن سے استدعا کی گئی کہ بلدیاتی انتخابات کو تسلی بخش قانون سازی اور انتظامات کی تکمیل تک موخر کیا جائے۔ حال ہی میں پنجاب ہائی کورٹ کے لاہور اور ملتان بینچز نے انہی تکنیکی و قانونی وجوہات کی بنیاد پر بلدیاتی انتخابات ملتوی کئے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے کا احترام کرتے ہوئے مَیں وزیر اعلیٰ بلوچستان، چیف سیکرٹری اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہوں کہ اس ایوان اور بلوچستان کے عوام کی تحفظات وسفارشات کو بلدیاتی انتخابات کے التوا کے حوالہ سے چیف الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ارسال کریں اور اس سلسلے میں بالمشافہ ملکر بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے عوام کو اضطرابی کیفیت سے

نکالنے اور آئین و قانون کی رو سے پورے بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات کو تاحکم ثانی معطل کرنے کی استدعا کی جائے۔وزیراعلیٰ صاحب اس پر آپ اور چیف سیکرٹری اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ مہربانی کر کے الیکشن کمیشن سے رجوع کریں کیونکہ آج ایم پی اے صاحبان نے جو بات کی اور آپ نے سنی تو اسی طرح ہمارے موسیٰ خیل میں بھی پوری ایک قوم ہے غرشین قوم اُنہوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ووٹر لسٹ کے حوالے سے حلقہ بندیوں کے حوالے سے تو یہ آپ مہربانی کر لیں دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کا ایوان میں پیش و منظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں پارلیمانی سیکرٹری خلیل جارج وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں پارلیمانی سیکرٹری خلیل جارج وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

خاموشی (اذان عصر)

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 2-85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 2-85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں پارلیمانی سیکریٹری خلیل جارج وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں پارلیمانی سیکرٹری خلیل جارج وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب خلیل جارج بھٹو: ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: صرف آپ نہیں بول سکتے ہو اور ممبرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: روزہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان فیکٹریز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء

(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2022ء) منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) کا ایوان میں پیش ومنظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85-2 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریٹری وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85-2 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85-2 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ

قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں.

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے

جناب قائم مقام اسپیکر: ہاں یاناں میں جواب دیں صرف محرک ہاں کا جواب دے رہا ہے اور ممبرز جو ہیں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ لیبر و مین پاور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانو مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کو منظور کیا جائے۔ملک نعیم بازئی صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان شاپس اینڈ سٹیبلشمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر19 مصدرہ2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اب میں گورنر کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

Order

In exercise of powers conferred on me by the Article109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Mir Jan Muhammad Khan Jamali, Acting Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the Session of the

Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Tuesday, the 26th April, 2022.

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)